بھوک ہڑتال کی شرعی حیثیت کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of the Sharia Status of Hunger Strike

مقالہ نگار: عبدالسبحان
ایم فل سکالر، یونیورسٹی آف ایگریکلچر، پشاور
abdulsubhanzaheer@gmail.com
معاون مقالہ نگاران: ڈاکٹر عبدالحق
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، شہید بے نظیر بھٹو یونیورسٹی، شرینگل، اپر دیر
dr.abdulhaqsbbu@gmail.com
ڈاکٹر ضیاءالرحمن
لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، شہید بے نظیر بھٹو یونیورسٹی، شرینگل، اپر دیر
ziaktk@sbbu.edu.pk

Abstract

Shariʿa does not prohibit human beings from meals because life is an asset and Islam strictly forbids suicide. Religion emphasizes on eating healthy food for the survival and protection of the body. There should be no interference in the achievement of the goal for which human beings have been created. Hunger protest is not a recently developed concept but we have instances in the era of Prophet (PBUH). What changes occur in human body when someone is on hunger protest? Appetite causes erectile dysfunction, dehydration, week eyesight; frailty of organs, sloth etc. shunning meals for a longer period of time can cause death. Many renowned Islamic scholars claim that hunger protest is forbidden and we must restrain ourselves from observing it. There are various resources which equate hunger protest with suicide. A person should not be given funeral shower and funeral prayer should not be offered if she/he passes away because of hunger protest. Moreover, she/he should not be buried in the Muslim graveyard. There are certain other opinions of the scholars regarding hunger protest who declare it legitimate. According to their stance, it is the last resort for the prisoners and for those who suffer at the hands of cruel people. So, hunger protest is legitimate if people get their demands approved by relatives or non-Muslims. There are certain circumstances where hunger protest remains the last escape but it should not be taken to the level where human beings are not merely unable to offer prayers and other obligations but ultimately die. It is considered a sin to commit suicide, the protection of one's life is obligatory. All major religions and distinguished scholars allow eating prohibited food when someone's life is in danger because of drought and famine. It is considered the second deadly sin after Shirk for Muslims to take their lives with dagger, poison, hunger etc. According to religious scholars, it is not harmful if someone restraints oneself from eating a specific meals because of any good reason for days or weeks.

Keywords: Shariʿa, hunger strike, healthy food, protest, religions, research review

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے يَاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا [1] "لوگوں! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں، انہیں کھاؤ"۔اسی طرح اللہ تعالی کا ارشاد ہے: وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ [2] "ان کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے"۔ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا [3] کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کو حلال کر دیا ہے اور ہر وہ چیز جس کی ضرورت ہو بھوک مٹانے اور پیاس بجھانے میں، شرعاً اور عقلاً ضروری ہے کیونکہ اس میں نفس اور حواس کی حفاظت ہے اس لئے تو شریعت نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے بدن میں ضعف، عبادت میں کمزوری اور نفس مر جاتا ہے لیکن جب تک کھانا پینا اسراف اور فخر کے لئے نہ ہو، بقدر ضرورت کھانا کھانے سے احتراز شریعت میں ممنوع اور عقل کی رو سے مردود ہے اور یہ کوئی نیکی اور تقوی بھی نہیں بلکہ کھانا کھا کر عبادت کرنے میں اجر وثواب زیادہ ہے۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھاؤ پیو اور پہنو جب تک اس کے ساتھ اسراف اور تکبر نہ ہو۔[4]

عصر حاضر کے جدید فقہی مسائل میں اپنی کسی مصلحت کے لئے جیسے ظلم یا کسی جائز حق کے مطالبہ کے لئے کھانے پینے سے روکنے کو عربی میں ''اضراب عن الطعام''یعنی بھوک ہڑتال کہتے ہیں۔اپنی رائے کو منوانے کے وسائل میں سے بھوک ہڑتال ایک بڑا وسیلہ ہے۔عمومی طور پر جب قیدیوں، اسیروں اور جیل والوں پر ظلم حد سے بڑھ جائے، غیر انسانی سزائیں اور حقوق غصب ہوں تو ملکی اور عالمی سطح پر ظالموں کو رسوا کرنے، ان کے ظلم کو آشکارا کرنے کے لئے بھوک ہڑتال کیا جاتا ہے جیسے قابض اسرائیل کے جیلوں میں قید مظلوم فلسطینیوں کے بھوک ہڑتال سے ایک عالمی صدا بلند ہوئی جس سے عالمی رائے عامہ پر ایک اچھا اثر ہوا اور اس بارے میں اسرائیلیوں کے ظلم پر کئی سوالات اٹھے۔

اب سوال یہ ہے کہ بھوک ہڑتال کا حکم کیا ہے؟ جو اس کی وجہ سے مر جائے اس کا کیا حکم ہے؟ اور کیا یہ دشمن کے ساتھ مقابلہ کرنے اور اس پر وار کرنے کے وسائل میں سے ایک وسیلہ ہو سکتا ہے؟ یا ممنوع ہے کیونکہ یہ نفس کو عذاب اور ہلاکت میں ڈالنا ہے؟ اور کیا بھوک ہڑتال کی موت شہادت فی سبیل اللہ ہے؟ یا یہ ایک قسم کی خود کشی ہے جس سے شریعت نے سختی سے منع کیا ہے اور کبیرہ گناہ گردانا ہے؟

اس موضوع میں دو بحث ہیں۔

بحث اول

- بھوک ہڑتال کی لغوی اور اصطلاحی تعریف
- جسم پر اس کے اثرات
- قدیم اور جدید زمانہ کے واقعات

- بھوک ہڑتال کی مدت
- بھوک ہڑتال کی صورتیں

بحث دوم: بھوک ہڑتال کا حکم

- عام حالات میں بھوک ہڑتال اور اس کا حکم
- اضطراری حالت میں بھوک ہڑتال
- بھوک ہڑتال بنیت خودکشی اور اس کا حکم
- بعض کھانوں سے اجتناب جس سے کوئی ضرر لاحق نہ ہو اور اس کا حکم
- بعض کھانے کی چیزوں سے احتراز جس سے اس کو ضرر لاحق ہو اور اس کی تعین
- مطلوبہ مقاصد تک پہنچنے کے ذریعہ کا تعین اور حکم

بحث اول

بھوک ہڑتال کی تعریف اثر، مراحل، واقعات، مدت، حالات، اور صورتیں

بھوک ہڑتال کی لغوی تعریف: عربی میں بھوک ہڑتال کا معنی الاضراب عن الطعام سے کیا جاتا ہے ''الاضراب'' یہ اضرب کا مصدر ہے عرب کہتے ہیں'' اضربت عن الشئی ''یعنی میں اس سے روکا اور اعراض کیا اور کہتے ہیں:''ضرب عنه الامر''یعنی اس سے کام کو پھیرا۔ابن منظور کہتے ہیں'' اضربت عن الشئی ''کا معنی: میں روکا اور میں نے اعراض کیا'' ضرب عنه الذکر'' کا معنی صرفه اس سے بات کو موڑا اور ''اضرب عنه ''یعنی اعراض کیا۔''ضربت عنه الذکر'' کی بنیاد سوار کا وہ فعل ہے جب وہ سواری پر سوار ہوتا ہے اور وہ سواری کسی طرف مڑے اور یہ سوار دوسری طرف موڑنا چاہتا ہے تو یہ اس کو لاٹھی کے ساتھ مارتا ہے تو صرف اور عدول کی جگہ ضرب استعمال ہونے لگا تو لغت میں اس کا معنی ایک چیز کی طرف توجہ کے بعد اعراض کرنا اور رکنا۔[5]

بھوک ہڑتال کی اصطلاحی تعریف: فقہاء کی کتب میں اصطلاحی تعریف نہیں ملتی لیکن اہل لغت کی تعریفوں سے ایک اصطلاحی تعریف مرتب کرنا کوئی بعید نہیں،اس کی تعریف یہ ہے کہ اپنے مقاصد اور حقوق کی تحقیق اور تحصیل کے لئے ایک زمانے تک کھانے پینے سے روکنا اور اعراض کرنا۔[6]

کھانا روکنے سے جسم پر اس کا اثر

بھوک ہڑتال کرنے والے کے جسم میں کیا رونما ہوتا ہے ؟بقدر ضرورت جسم انسانی میں کھانے اور پانی کی قلت کی وجہ سے بدن خشک، تمام شہوات کمزور، نظر اور تمام حواس کی کمزوری اور بڑھاپا اور سستی رونما ہو جاتی ہے۔کیونکہ جسم انسانی پروٹین، کاربوہائیڈریٹ کے حصول پر قادر نہیں ہوتا تو اندرون جسم میں محفوظ گلوکوز،ایسڈ اور کیٹون گلنا شروع ہو جاتے ہیں کیونکہ جسم کے بعض خلیات گلوکوز اور خاص کر سرخ خونی ذارت سے چلتی ہے ،یہ تو ایک دو دن کے لئے کافی ہو گی اب گلوکوز کہاں سے حاصل

ہو جائے؟ جسم جب گلوکوز کے حصول کے لئے دوسرے اعضاء پر حملہ اور ہوتا ہے تو اس سے پٹھوں میں ضعف اور پورے بدن میں ایک ہلچل شروع ہو جاتی ہے، اور جسم ضعیف ہو کر زہر آلود ہو جاتا ہے اس لئے تو بھوک ہڑتال کرنے والے قیدیوں کو پانی اور نمک کا ایسا محلول دیا جاتا ہے کہ وہ جسم کی بدبو سے محفوظ رہے اور خون کی مہم ذرات بھی محفوظ ہو۔ بھوک کے بہت سارے نقصانات ہیں۔ بھوک ہڑتال کرنے والے پہلے ہفتہ میں درد، آنتوں میں مروڑ اور سر میں چکر محسوس کرتے ہیں اور سونگھنے کی طاقت بہت بڑھ جاتی ہے کہ کئی سو میٹر کے فاصلے سے کھانے کا خوشبو محسوس کرتے ہیں جسم میں نمک اور پانی کم ہو کر الٹیاں شروع ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ اینمیا کا شکار ہو کر عام ضعف، سر درد، رعشہ، دل کی دھڑکن میں خرابی یہاں تک کہ بیہوشی اور حافظہ کے فقدان تک پہنچ جاتے ہیں۔ دوسرے ہفتہ میں یہ لوگ گرتے پڑتے ہیں اور اپنی بستروں سے اٹھنے پر قادر نہیں ہوتے ہیں اور نیند کا غلبہ رہتا ہے یہاں تک کہ 18 گھنٹے تک سوتے رہتے ہیں۔ اور تیسرے ہفتہ میں ایمر جنسی طبّی امداد کے فوری محتاج ہوتے ہیں [7]۔

بھوک ہڑتال کے قدیم اور جدید واقعات

بھوک ہڑتال کے وہ واقعات اور حالات جو ماضی میں رونما ہوئے ہیں یا عصر حاضر میں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وسیلہ اور ذریعہ ہر زمانے میں معروف تھا کچھ تھوڑے فرق کے ساتھ۔

ماضی میں اس کے واقعات

1۔ حضرت سعد سے ان کی ماں حمنہ بنت ابی سفیان بن عبد الشمس نے کہا تو نے یہ کیا نئی بات نکال رکھی ہے جب تک تو اس کا انکار نہیں کرے گا اس وقت تک بخدا میں نہ کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی یہاں تک کہ یونہی مر جاؤں گی۔ دوسری روایت کے یہ الفاظ ہیں جب تک اس مذہب سے جس پر تو قائم ہے لوٹ نہیں جائے گا میں کچھ کھاؤں گی نہ پیوں گی یونہی مر جاؤں گی پھر ہمیشہ تجھے لوگ اس کی عار دلاتے رہیں گے کہ یہ ماں کا قاتل ہے۔ [8] بغوی نے لکھا ہے اس آیت کے نزول کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ماں نے ایک دن رات یا تین دن بغیر کھائے پئے گزار دیئے۔ سعد رضی اللہ عنہ ماں کے پاس گئے اور کہا اماں! اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک جان نکل جائے تب بھی میں اپنا مذہب نہیں چھوڑوں گا تیرا دل کھانا چاہے یا نہ چاہے، جب ماں ناامید ہو گئی تو اس نے کھانا پینا شروع کر دیا [9]

2۔ نضر بن حارث بن کلدة، جو بنی عبد الدار کے گھرانے سے تعلق تھا، اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے متعلق بہت شدید تھا اور سخت دشمنی اور ہر وقت تھاک میں رہتا تھا، بدر کے موقعہ پر ان کے سر پر زخم لگا جس سے ان کے سر کا چمڑا خراب ہوا اور اسی موقعہ پر مسلمانوں کے ہاتھوں میں قیدی بن کر گرفتار ہوا۔ اس نے کہا کہ جب تک میں مسلمانوں کے قید میں رہوں گا تو نہ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا تو اسی صدمہ سے مرا اور آگ میں داخل ہوا بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں بھی دردناک عذاب دیا [10]

3۔ زہیر بن ابی امیۃ جو اپنے کپڑوں میں نکلا اور بیت اللہ شریف کے سات چکر لگائے۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہا، اے مکہ والو! کیا ہم کھانا کھا رہے ہیں اور پیتے ہیں، پہنتے ہیں، اور بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب ہلاکت میں ہیں نہ وہ کسی سے خرید و فروخت اور نکاح

کر سکتے ہیں اور نہ کوئی ان کے ساتھ کر سکتا ہے۔اللہ کی قسم ! میں کھانا نہیں چکھوں گا اور نہ پیوں گا جب تک یہ ظالمانہ ، بائیکاٹ والہ صحیفہ پھاڑ نہ دیا جائے۔تو ابو جہل جو مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ ہوا تھا کہا کہ تو نے جھوٹ بولا کبھی بھی یہ نہیں پھاڑ دیا جائے گا، توزمعہ بن اسود نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم تو جھوٹا ہے جب تو نے یہ صحیفہ لکھا تو ہم اس پر راضی نہیں تھے، تو ابوالبختری نے کہا کہ زمعۃ بن اسود سچ کہہ رہے ہیں کہ ہم یہ صحیفہ نہ جانتے ہیں اور نہ اس سے راضی ہیں تو مطعم بن عدی نے بھی کہا کہ تم دونوں نے سچ کہا اور جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ جھوٹا ہے۔[11]

4۔ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب ان کو کافروں نے سخت مارا تو ان کے قبیلہ بنو تیم والے دوڑتے ہوئے آئے اور حضرت ابو بکر سے مشرکین کو ہٹایا۔اوران کو ایک کپڑے میں ڈال کر ان کے گھر لے گئے اور انہیں حضرت ابو بکر کے مر جانے میں کوئی شک نہیں تھا۔پھر قبیلہ بنو تیم نے مسجد (حرام) میں واپس آکر کہا کہ اللہ کی قسم! اگر ابو بکر مر گئے تو ہم (ان کے بدلہ میں) عتبہ بن ربیعہ کو مار ڈالیں گے۔پھر قبیلہ والے حضرت ابو بکر کے پاس واپس آئے (حضرت ابو بکر کے والد) ابو قحافہ اور قبیلہ بنو تیم والے ان سے بات کرنے کی کوشش کرتے رہے (لیکن وہ بیہوش تھے۔انہوں نے سارا دن کوئی جواب نہ دیا) تو دن کے آخر میں (ہوش آنے پر) حضرت ابو بکر نے بات کی تو یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا کیا ہوا؟ تو وہ لوگ حضرت ابو بکر کو برا بھلا کہنے لگے اور انہیں ملامت کرنے لگے اور اٹھ کر چل دیئے اور ان کی والدہ ام اخیر سے کہہ گئے کہ ان کا دھیان رکھیں اور انہیں کچھ کھلا پلا دیں۔جب وہ لوگ چلے گئے اور ان کی والدہ اکیلی رہ گئیں تو وہ (کھانے پینے کے لئے) اصرار کرنے لگیں مگر حضرت ابو بکر یہی پوچھتے رہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کیا ہوا؟ ان کی والدہ نے کہا۔اللہ کی قسم! مجھے تمہارے حضرت کی کوئی خبر نہیں تو حضرت ابو بکر نے کہا کہ آپ ام جمیل بنت الخطاب کے پاس جائیں اور ان سے حضور ﷺ کے بارے میں پوچھ کر آئیں۔چنانچہ وہ ام جمیل کے پاس گئیں اور ان سے کہا کہ ابو بکر تم سے محمد بن عبد اللہ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں ام جمیل نے کہا میں نہ تو ابو بکر کو جانتی ہوں اور نہ محمد بن عبد اللہ کو۔ ہاں اگر تم کہو تو میں تمہارے ساتھ تمہارے بیٹے کے پاس چلی چلتی ہوں۔انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔چنانچہ حضرت ام جمیل ان کے گھر آئیں تو دیکھا کہ حضرت ابو بکر زمین پر لیٹے ہوئے ہیں (ان میں بیٹھنے کی بھی سکت نہیں ہے) اور سخت بیمار ہیں۔حضرت ام جمیل ان کے قریب جا کر زور زور سے رونے لگیں اور انہوں نے کہا اللہ کی قسم! آپ کو جن لوگوں نے تکلیف پہنچائی ہے وہ بڑے فاسق اور کافر لوگ ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے آپ کا بدلہ ضرور لے گا۔حضرت ابو بکر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا کیا بنا؟ حضرت ام جمیل نے کہا یہ آپ کی والدہ سن رہی ہیں۔حضرت ابو بکر نے کہا ان سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔حضرت ام جمیل نے کہا کہ حضور ٹھیک ٹھاک ہیں۔حضرت ابو بکر نے پوچھا حضور کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ دار ارقم میں (حضرت ارقم کے گھر میں) تو حضرت ابو بکر نے کہا اللہ کی قسم! جب تک میں حضور کی خدمت میں خود حاضر نہ ہو جاؤں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔حضرت ام خیر اور حضرت ام جمیل دونوں ٹھہری رہیں یہاں تک کہ (کافی رات ہو گئی اور) لوگوں کا چلنا پھرنا بند ہو گیا پھر یہ دونوں حضرت ابو بکر کو سہارا دیتے ہوئے لے کر چلیں۔یہاں تک کہ حضور کی خدمت میں پہنچ گئے۔حضور ﷺ حضرت

ابو بکر کو دیکھ کر ان پر جھک گئے اور ان کا بوسہ لیا[12]

5۔ابولبابۃ بن عبد المنذر نے بھی بھوک ہڑتال کی تھی۔جب بنو قریظہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ابولبابۃ بن عبد المنذر ہمارے پاس بھیج دیں اور یہ بنو قریظہ کا خیر خواہ تھا کیونکہ ان کا مال، اولاد اور پورا عیال ان کے پاس تھا، تو آپ ﷺ نے جب انہیں ان کے پاس بھیجا۔تو بنو قریظہ ان سے مشورہ کرنے لگے کہ کیا ہم رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ پر اپنی قلعہ سے اتریں ؟ تو ابولبابہ نے ہاتھ سے اپنی حلق کی طرف اشارہ کیا کہ پھر یقیناً ذبح ہوگے اور یہ مت کرنا۔ابولبابہ فرماتے ہیں کہ میرے قدم وہاں سے زائل نہیں ہوئے تھے کہ مجھے محسوس ہوا کہ میں نے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے ساتھ خیانت کی۔ تو ابولبابہ یہاں سے سیدھے چلے گئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر نہیں ہوئے تو اس بارے میں قرآن نازل ہوا تو انہوں نے مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ اپنے آپ کو باندھا اور کہا کہ اللہ کی قسم ! میں نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا یہاں تک مر جاؤں اور یا تو اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرمائیں گے۔تو سات دن ایسے ہی رہے نہ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ ایک دن بیہوش ہو کر گر گئے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی[13]

عصر حاضر میں بھوک ہڑتال کے واقعات

بیسویں صدی کے شروع میں بھوک ہڑتال کیا گیا۔1912ء سے ائیر لینڈ کے باشندوں نے اپنی آزادی کے لئے بھوک ہڑتال کیا۔پھر 1913ء تا 1918ء میں انجلترا میں مظاہرے شروع ہوئے اور عورت کو انتخابات میں حصہ دینے کے لئے بھوک ہڑتال کیا گیا۔اور وہ لوگ جو جیلوں میں ڈالے گئے اس بناء پر کہ انہوں نے دینی اعتقاد کی وجہ سے جنگ میں شرکت کرنے سے انکار کیا اور بوبی سانڈز، میکی ڈیفائن اور باٹسی اوہارا جیسے نام تو کبھی ذہنوں سے نکلنے والے نہیں کہ انہوں نے اپنی مطالبات کے لئے بھوک ہڑتال کیا اور ان کے نام زندہ رہنے کے لئے گانے، ڈرامے اور فلم بنائے گئے۔عصر حاضر میں مہاتما گاندی نے 1922ء کے دوران گرفتاری میں بھوک ہڑتال برطانوی سامراج کے لوٹ مار کو ظاہر کرنے کے لئے بطور ایک ذریعہ استعمال کیا۔پچھلے قریب زمانہ میں بعض فلسطینی قیدیں جو بغیر عدالت کے پیش کئے گئے اور بغیر کسی جرم کے گرفتار تھے بھوک ہڑتال کے ذریعے اپنا لوہا منوایا جیسے عورت قیدی ھناء شلبی اور خضر عدنان جنہوں نے مسلسل 66 دن بھوک ہڑتال کیا۔[14]

بھوک ہڑتال کتنے وقت کے لئے کیا جا سکتا ہے؟

انسان زیادہ سے زیادہ کتنے وقت تک بھوکا رہ سکتا ہے ؟ تو طبّی ماہرین کہتے ہیں کہ زیادہ مدت تک بھوکا رہنا اس کا مدار انسان کے بدن پر ہے اگر قوی ہو تو زیادہ قدرت رکھتا ہے اور جب اس کا معدہ خالی ہو جائے اور رفتہ رفتہ اس کے بدن کے رطوبات ختم ہو جاتے ہیں تو اس کی رگیں بھی جل جاتے ہیں اور پھر یہ کمزوری اس کے صحت پر چھا کر اس کے تمام بدن پر کمزوری چھا جاتی ہے اور کمزور آدمی تو زیادہ عرصے تک کھانے پینے سے بے نیاز نہیں رہ سکتا، اور طبّی ماہرین کہتے ہیں کہ انسان بھوک برداشت کر سکتا ہے لیکن پیاس دو دن سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا یہاں تک کہ پیاسا رہنے سے جو گلوکوز مختلف شکلوں میں دماغ تک پہنچتے ہیں، رک جاتے ہیں جس سے دماغ کام چھوڑتا ہے اور بھوکا رہنے سے انسان کمی خون کی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے، اور کوئی انسان زیادہ سے زیادہ 4 دن

سے زیادہ کھانے پینے سے نہیں روک سکتا کیونکہ اس کے بعد کمزور ہو کر مر سکتا ہے۔[15]

زیادہ سے زیادہ جب انسان کے بدن میں کوئی محلول پہنچتا ہو 5 دن تک بھوک پیاس برداشت کرے گا اور وہ قیدی جن کا ہڑتال طول پکڑتا ہے تو وہ کھانے پینے سے بالکل نہیں رکتے بلکہ وہ نمکین پانی پی کر اپنی معدہ کی حفاظت کرتے ہیں تاکہ ان کا ہڑتال لمبا ہو کر ان کے مطالبات پورے ہو جائیں۔

بھوک ہڑتال کے حالات اور صورتیں

تتبع اور تلاش سے معلوم ہوتا ہے کہ بھوک ہڑتال کے کئی حالات اور صورتیں ہیں کبھی اولاد اپنے والدین سے کسی بات کو منوانے کے لئے بھوک ہڑتال کرتے ہیں، کبھی بیوی اپنی خاوند سے اپنا مطالبہ اس کے ذریعے منواتی ہے۔ کبھی انسان محدود مدت کے لئے بعض قسم اور انواع سے رکتا ہے جس میں ہلاکت کا خطرہ نہیں ہوتا اور نہ یہ سلسلہ طویل ہوتا ہے۔ اور کبھی یہ رکنا اتنا طویل ہوتا ہے کہ اگر موت کیوں نہ واقع ہو جائے، اور یہی وہ اہم قسم ہے جو طویل وقت تک برقرار رہتا ہے جس کے بحث، حکم اور آثار کو بیان کرنا مقصود ہے۔ یہ کبھی قیدی جیل کی رہن سہن اور راحت کا مطالبہ کرنے کے لئے کرتے ہیں اور کبھی یہ معیشت، سیاست اور دوسرے نظریاتی مقاصد کے لئے کیا جاتا ہے۔

بحث دوم: بھوک ہڑتال کا حکم: حالات کے اختلاف سے بھوک ہڑتال کا حکم مختلف ہو جاتا ہے۔

1: کھانے پینے سے رکنا: کھانے پینے سے رکنا یہ شریعت کا مزاج نہیں ہے کیونکہ شریعت نے نفس میں بقاء حیاۃ کے لئے کھانے پینے کا حکم دیا ہے اور یہ ان ضروریات خمسہ میں سے ہے جس کی حفاظت کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ [16] "ہاں جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھالے بغیر اس کے کہ وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو، یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے، تو اس پر کچھ گناہ نہیں، اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔ فقہاء کے بقول ہلاکت یا بدن کے کسی عضو مثلاً آنکھ کان وغیرہ کے ضائع ہونے کی صورت میں بقدر ضرورت کھانا کہ اس نقصان سے بچ جائے، فرض ہے اس صورت میں بھی اگر کھانے پینے سے رک جائے تو یہ ہلاکت خودکشی ہوگی کیونکہ اس نے نفس کو ہلاکت میں ڈالا جس سے قرآن نے منع فرمایا ہے بلکہ مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کھانے پینے کا مقدار کم کر کے اداء عبادت سے کمزور پڑ جائے کیونکہ ترک عبادت جائز نہیں لہذا وہ چیز بھی جس سے عبادت تک پہنچا جائے، چونکہ عبادت صلوۃ میں قیام فرض ہے تو کم از کم اتنا تو ہو کہ ادائے صلوۃ ممکن ہو سکے اور جس چیز پر فرض موقوف ہو وہ بھی فرض ہوتی ہے تو نہ کھانے کی صورت میں مرنے والا گنہگار ہے کیونکہ اس نے خود اپنے آپ کو ہلاک کیا۔

2: حالت اضطرار میں بھوک ہڑتال

شدید بھوک کی حالت میں جب ہلاکت کا خطرہ ہو اور حلال کچھ نہ ہو تو مردار یا خنزیر کے گوشت وغیرہ کھانے میں فقہاء کے دو قول ہیں۔ جمہور فقہاء حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ کے معتمد قول اور حنابلہ کے نزد اس حالت میں کھانے سے رکنا حرام ہے بلکہ بھوک سے ہلاک

کی صورت میں خنزیر کا گوشت ، مرداراور شراب پینا لازم ہیں ۔مندرجہ ذیل دلائل کی بنیاد پر۔1۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے : وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ[17] "اوراپنے آپ کو ہلاک میں نہ ڈالو"۔ توجب یہ مردار کے کھانے سے رکا اور ہلاک ہوا تو گویا اس نے اپنے آپ کو ہلاک کیا۔اور یہ ایسا ہے جیسے عام حالات میں کھانے پینے سے رک کر ہلاک ہو جائے۔ 2۔یہ حرام چیزیں اب اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے حلال کی ہیں تو اس سے اپنے آپ کو زندہ رکھ سکتا ہے جیسا کہ اس کے پاس حلال چیزیں ہو۔3۔یہ قیاس ہے حرام نہ کھانا قتل کی دھمکی کی صورت میں اس وقت نہ کھانا بھی جائز نہیں بلکہ یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اس لئے اگر قتل ہوا تو یہ خودکشی متصور ہو گی کیونکہ اضطراری حالت میں مردار کھانا جائز قرار دیا گیا ہے۔دوسرا قول موالک، شوافع اور حنابلہ کے ایک قول میں سخت شدید بھوک کی حالت میں جب حلال کھانا نہ ہو تو مردار کھانا جائز ہے لیکن واجب نہیں۔مندرجہ ذیل دلائل کی بنیاد پر

1۔عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو روم کے بادشاہ نے ایک کمرہ میں قید کیا اور پانی میں مخلوط شراب اور خنزیر کا گوشت تین دن اور تین راتیں رکھا لیکن انہوں نے باوجود شدید بھوک کے نہ کھایا اور نہ پیا یہاں تک کہ ان کا سر شدید بھوک اور پیاس کی وجہ سے جھکنے لگا تو کافروں کو ان کے مرنے کا خوف ہوا تو انہیں کمرہ سے نکالا۔تو عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے لئے یہ کھانا اور یہ شراب جائز تھا کیونکہ میں مجبور تھا لیکن میں نے ایسا نہ کیا تاکہ ان کو اسلام کے بارے میں خوش نہ کروں[18]

2۔مضطر کے لئے جیسا کہ جائز ہے کہ وہ نفس کے بچاؤ کے لئے مردار کھائیں تو اس طرح نہ کھانا بھی جائز ہے۔اللہ تعالیٰ کے اس قول پر عمل کرتے ہوئے: فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ[19] "ہاں جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھالے بغیر اس کے کہ وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو، یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے، تو اس پر کچھ گناہ نہیں"۔3۔یہ ممانعت کے بعد اباحت ہے ورنہ اصل مردار میں تو حرمت ہے۔[20]

4۔مردار کھانا رخصت ہے اور دوسرے رخصتوں کی طرح اس پر عمل کرنا واجب نہیں کیونکہ اس کا مقصود عزیمت پر عمل کرنے اور نجاست سے بچنا ہو سکتا ہے اس لئے کہ مردار کھانا طبعیت پر گران ہوتا ہے اور یہی حلال و حرام میں امتیاز ہے۔ابن قدامہؒ فرماتے ہیں: کیا مضطر کے لئے مردار کھانا واجب ہے ؟اس میں دو قول ہیں۔مسروق کا قول یہ ہے کہ مردار کھانا واجب ہے اور امام شافعی کے ایک قول میں اثرم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ سے پوچھا گیا کہ مضطر کے لئے جب مردار موجود ہو اور نہ کھائے تو کیا حکم ہے ؟ تو انہوں نے مسروق کا قول ذکر کیا کہ جو مضطر ہو اور مردار نہ کھائے نہ پئے اور مر جائے تو یہ جہنمی ہے اور یہی ابن حامد کا قول ہے۔ دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے: وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ [21] "اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو"۔کھانے کی موجودگی میں نہ کھانا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ [22] "اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو"۔اور مردار جو اب حلال ہے کھا کر اپنے آپ کو بچا سکتا ہے جیسا کہ جب حلال کھانا موجود ہو تو اس کا کھانا ضروری ہے۔[23]

دوسرا مذہب یہ ہے کہ مردار کھانا واجب نہیں جیسا کہ عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نے کیا۔

اضطرار کی حالت میں مردار کھانے کی وجوب کا قول قبول کے زیادہ لائق ہے، کیونکہ حذافہ کی حدیث ضعیف ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مذاہب اربعہ اور دوسرے فقہاء کے بقول اضطرار کی حالت میں مردار کھاناواجب ہے، تواس بنیاد پر راجح یہی ہے کہ بھوک ہڑتال حرام ہو۔[24]

بھوک ہڑتال بنیت خودکشی

جب بھوک ہڑتال خودکشی، موت اور ہلاکت نفس کے نیت سے ہو تو حرام ہے اور ذیل ادلہ کی بنیاد پر نفس قتل کرنا حرام ہے۔

1۔اللہ تعالی کا قول ہے: وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ [[25]]اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ تواللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے آپ کے قتل سے منع فرمایاہے، لہذا مسلمان کے لئے خودکشی جائز نہیں چاہے چھری، زہر ہو یا بھوک ہڑتال ہو، کیونکہ بھوک ہڑتال سے موت شرک کے بعد بڑا گناہ ہے۔ قرطبیؒ فرماتے ہیں: مفسرین کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایاہے کہ مسلمان ایک دوسرے کو قتل کریں یا یہ ایک آدمی دنیا کی لالچ، طلب مال یا اپنے آپ کو ایسی مشکل میں ڈالے جس میں ہلاکت ہو، اس سے بھی منع فرمایاہے۔

2۔بخاری شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی راوایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو قتل کرنے کے لئے پہاڑ سے گرادیں تو یہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور اسی طرح اپنے آپ کو گراتا رہے گا، اور جس نے زہر پیا تو یہ جہنم میں رہے گا اور زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور پیتا رہے گا۔ اور جو اپنے آپ کو لوہے کے ذریعے قتل کریں تو قیامت کے دن لوہے سے اپنے پیٹ کو پھاڑے گا اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا[[26]]

3۔جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پچھلے زمانے میں ایک آدمی زخمی ہوا اور تکلیف برداشت نہ کرسکا تو اس نے اپنے ہاتھ کو چھری کے ساتھ کاٹا تو خون بہنے کی وجہ سے مرا۔ تواللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ بندہ نے اپنے نفس کے بارے میں جلدی کی میں نے اس پر جنت کو حرام کردیاہے[[27]]

خودکشی کرنے والا جہنم میں ہمیشہ رہے گا اس کے بارے میں ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس کے کئی جوابات ہوسکتے ہیں۔1۔اس نے خودکشی جائز گردانا اس لئے کافر ہوا۔2۔اصل میں کافر تھا اس سے عذاب میں اور شدت آگئی۔3۔یا اس پر جنت حرام ہے جس وقت سابقین جنت میں داخل ہوں گے یا جب تک گناہ گار مسلمان جہنم میں رہیں گے اور پھر نکالے جائیں گے 4۔ معیّن جنت ان پر حرام ہے جیسے جنت الفردوس۔5۔یہ بطور تخویف اور تغلیظ کی ہے ظاہر مراد نہیں ہے۔6۔یا اس پر جنت حرام ہے اگروہ یہ فعل ہمیشہ کے لئے کرنے کا ارادہ رکھتاہے۔7۔امام نووی فرماتے ہیں کہ شاید یہ پہلی شریعت کا حکم ہو جن میں اصحاب کبائر کبیرہ گناہ کی وجہ سے کافر ہوجاتے ہیں۔ تو کوئی اپنے آپ کو قتل نہیں کرسکتا اگرچہ وہ قاتل کیوں نہ ہو اور غیر کا قتل تو بطریق اولی حرام ہے۔[28]

بعض خاص قسم کے کھانوں سے اجتناب جس سے رکنے والے کو کوئی نقصان نہ ہو۔ جب کوئی خاص کھانوں سے احتراز کریں حرام کی نیت نہ ہو اور نہ ہی یہ رکنا نقصان دہ ہو چند گھڑیوں یا چند دنوں کے لئے تو اس کے جواز میں کوئی شک نہیں، معاصر فقہاء نے اس کی

اجازت دی ہے کیونکہ اس میں کوئی نقصان اور گناہ نہیں۔

فضیلۃ الشیخ عثیمین سے پوچھا گیا کہ آنجناب کی کیا رائے ہے کہ ہم ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں بعض لوگوں کے متعلق دیکھتے اور پڑھتے ہیں کہ انہوں نے بعض معاملات پر بطور احتجاج بھوک ہڑتال کر رکھا ہے اور یہ عام طور پر قیدی بھی نہیں ہوتے تو اس میں جو مر جائے اس کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جو اس عمل میں مر جائے تو یہ اپنے آپ کا قاتل ہے اور اس آیت کے خلاف مرتکب ہے وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا [29] کیونکہ یہ یقینی ہے کہ کھانے پینے سے رکنے والا مرے گا تو لہٰذا یہ نفس کا قاتل ٹھہرا اور انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اتنا بھوکا رہے یہاں تک کہ وہ مر جائے اور اگر یہ بھوک ہڑتال ایسا ہو کہ جس میں موت کا احتمال نہ ہو یعنی محدود مدت کے لئے ہو اور اس شہر میں ظلم کو ختم کرنے، حق کی واپسی اور حصول کا یہی طریقہ ہو تو پھر جائز ہے مگر موت تک بھوکا رہنا کبھی جائز نہیں۔[30]

جب بھوک ہڑتال سے نقصان یا ہلاکت کا خطرہ لاحق ہوتا ہو مگر حصول اہداف کے لئے اس کے علاوہ دوسرا راستہ نہ ہو تو کیا کرے؟ تو یہی مسئلہ اہم ہے اور یہی نئی حوادث فقہیہ میں سے ہے جس میں معاصر فقہاء کے نظریات مختلف ہیں بعض حرمت کے قائل ہیں اور بعض نے بعض شروط اور قیود کے ساتھ اجازت دی ہے۔

پہلی رائے: یہ حضرات بھوک ہڑتال کو شرعاً حرام کہتے ہیں اس سے ہر ایک کو بچنا چاہیے کیونکہ دوسرے ذرائع زیادہ ہیں جو یہ کرے تو یہ کوئی عبادت نہیں بلکہ اگر مرا تو خودکشی کرنے والا ہوگا اور یہ کبیرہ گناہ ہے اور اگر حلال سمجھ کر کرلیں تو کافر ہو کر مرا جس کو غسل اور کفن نہیں دیا جائے گا، نماز جنازہ نہیں ہوگا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہوگا اس فریق کے سرخیل عطیہ صقر، استاد ڈاکٹر وھبۃ بن مصطفی الزحیلی، استاد ڈاکٹر حسن عبدالغنی ابوغدہ ڈاکٹر احمد کریمۃ وغیرہ ہیں۔[31]

اپنی رائے کے لئے ان دلائل سے مدد لی ہیں۔

(1) عمومی دلائل شرعیہ جس میں نفس کو قتل کرنے، ہلاکت میں ڈالنے اور ضرر دینے سے نہی وارد ہوئی ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا [32] (2) اللہ تعالی کا قول: وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ [33] طرز استدلال: نفس کی حفاظت شریعت اسلامی کے اہم مقاصد اور ضروریات میں سے ہے اس لئے اس کو تلف کرنے یا ضرر میں ڈالنے سے ممانعت ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ بھوک ہڑتال قتل کی طرف مفضی کر جاتا ہے (2) اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ١ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ [34] طرز استدلال: یہ آیت اس امر میں صریح ہے کہ نفس کی بقا اور ہلاکت سے بچاؤ کے لئے حالت اضطرار میں خنزیر کا گوشت اور مردار کھانا واجب ہے اور یہی جمہور علماء کا قول ہے اور بھوک ہڑتال اس آیت کے بالکل منافی ہے (3) وہ عام احادیث جس میں بدعت اور کافروں کی مشابہت سے نہی وارد ہے جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: من عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد [35] اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے۔ [36]

طرز استدلال: نئی بدعات میں سے بھوک ہڑتال کا ذریعہ ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں اور بدعت سے ہٹ کر اس میں کفار کی مشابہت اور پیروی ہے اور یہ دونوں باتیں ممنوع ہیں۔

(4) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وصال سے بچو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ آپ تو وصال فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا تم اس معاملہ میں میرے برابر نہیں ہو، میں تورات گزارتا ہوں تو میرا پروردگار کھلاتا اور پلاتا ہے اور تم اتنے ہی افعال بجالاؤ کہ جن کی تم میں سے طاقت اور قدرت ہے[37] حدیث سے استدلال یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے کہ بغیر کھائے پیئے دن رات مسلسل روزہ رکھیں اور عبادت کے ہوتے ہوئے اس سے نہی وارد ہے تاکہ انسان اپنی نفس سے مشقت دور کریں، اس کا بدن کمزور نہ ہو اور تکلیف عذاب اور اذیت میں مبتلا نہ ہو اور بھوک ہڑتال میں یہ تمام باتیں موجود ہیں۔

5۔ بھوک ہڑتال میں ایک بڑے فساد کا ارتکاب جو کہ قتل نفس اور اس کی تعذیب ہے دوسرے فساد کے ازالے کے لئے جو کہ قتل نفس کے مماثل اور برابر نہیں اور عقلاء کا اتفاق ہے کہ ایک منکر اس سے بڑے منکر سے زائل نہیں کیا جائے گا۔ اور یہ کہ یہ ایک موثر ذریعہ اور وسیلہ ہے تو یہ ایک مشکوک اور ظنی بات ہے جبکہ دوسری طرف اس کے ارتکاب میں بڑے مفاسد کے وقوع کا یقین ہے اور یقین شک سے زائل نہیں ہوتا اور مفاسد کو دفع کرنا یہ منافع کے حصول سے اولی ہے۔

اس فریق کی رائے میں جیسا کہ گزرا بھوک ہڑتال جائز نہیں کیونکہ یہ نفس کو تعذیب اور ہلاکت میں ڈالنا ہے اور اگر اس سے ہلاک ہوا تو یہ خودکش اپنی نفس کا قاتل ہوگا۔[38]

دوسری رائے یہ ہے کہ بھوک ہڑتال مشروع ہے کیونکہ قیدیوں کے ہاتھوں میں آخری ہتھیار ہے اور یہ ہمیشہ خیال کرتے ہیں کہ یہی قیدیوں کے لئے مؤثر ذریعہ ہے اور اسی طریقہ سے قابض لوگ غصہ ہو جاتے ہیں اور ہر وہ کام ممدوح ہے جس سے کافر غصہ ہو جائے جیسا کہ اللہ تعالی صحابہ کی تعریف میں فرماتے ہیں: يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ [39] "کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تاکہ کفّار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں"۔ اور مجاہدین کے بارے میں فرماتے ہیں: وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَ لَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ [40] یا وہ کوئی ایسا قدم اٹھاتے ہیں جو کافروں کو گھٹن میں ڈالے، یا دشمن کے مقابلے میں کوئی کامیابی حاصل کرتے ہیں تو وہ ان کے اعمال نامے میں (ہر ایسے کام کے وقت) ایک نیک عمل ضرور لکھا جاتا ہے۔ تو اس سے وہ اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں اور ملکی عوام کی توجہ حاصل کرتے ہیں اور سمجھ جاتے ہیں کہ یہ لوگ حق پر ہے اور یہ ایک عالمی حق اور طریقہ ہے جس سے ظالم کے ظلم اور جرائم منظر عام پر آتے ہیں اور یہ ضروری ہے اگرچہ اسلامی ممالک کیوں نہ ہو جب انسانی حقوق پامال ہو کیونکہ یہ اس زمانے میں واحد ذریعہ ہے جس سے کوئی نتیجہ حاصل ہو جب تک دوسرا کوئی مؤثر ذریعہ دستیاب نہ ہو۔[41]

نتائج بحث

1۔ کھانے پینے سے رکنا یہ شریعت کا مزاج نہیں ہے کیونکہ شریعت نے نفس میں بقاء حیاۃ کے لئے کھانے پینے کا حکم دیا ہے۔

2۔ بھوک ہڑتال کا ثبوت اور اس کے فوائد سے بالکلیہ انکار نہیں کیا جا سکتا ہے، کیونکہ یہ آخری ہتھیار ہے۔

3۔ بھوک ہڑتال چاہے اپنوں سے اپنے مطالبات منوانے ہوں یا غیر مسلموں سے جائز ہے۔

4۔ بعض حالات ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں اپنے مطالبات منوانے کے لئے یہ واحد ذریعہ ہوتا ہے۔

5۔ لیکن بھوک ہڑتال اتنا بھی نہ کیا جائے کہ انسان اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے، ورنہ گنہگار ہوگا۔

6۔ اور نہ بھوک ہڑتال اتنا کیا جائے کہ اس کے بعد انسان، فرض عبادات سے بھی عاجز ہو جائے۔

7۔ مذاہب اربعہ اور دوسرے فقہاء کے بقول اضطرار کی حالت میں مردار کھانا واجب ہے

8۔ مسلمان کے لئے خودکشی جائز نہیں چاہے چھری، زہر ہو یا بھوک ہڑتال ہو، کیونکہ بھوک ہڑتال سے موت شرک کے بعد بڑا گناہ ہے۔

9۔ بعض خاص قسم کے کھانوں سے اجتناب جس سے رکنے والے کو کوئی نقصان نہ ہو اور نہ حرام کی نیت ہو چند گھڑیوں یا چند دنوں کے لئے تو اس کے جواز میں کوئی شک نہیں۔

حواشی و حوالہ جات

1: سورۃ البقرۃ۔168

Sūrah Al Baqarah: 168

2: سورۃ الاعراف۔157

Sūrah Al Aʿrāf: 157

3: سورۃ الاعراف۔31

Sūrah Al Aʿraf: 31

4: ابو عبد الرحمن، احمد بن شعیب النسائی، السنن الصغری، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ –حلب طبع دوم 1406 – 1986، ج5/ص79 رقم الحدیث:2559

Abu Abdul Rahman, Ahmad bin Shoaib bin Ali, Al Nasāi, Maktabꞌ al Matbūʿāt Al Islāmia, 1406 A.H -1986 A.D Al Sunan Al Sughra 5: 79, Hadith No: 2559.

[5]: محمد بن مکرم بن منظور، لسان العرب، دار صادر۔ بیروت، ج1، ص543، مادہ: ضرب۔

Muhammad bin Mukaram, Lisān al ʿArab, Dār Sādir Beirut, vol. 1, p. 543.

[6]: ایضاً۔

Ibid.

7- بنعیش، محمد، احکام الاضراب فی الفقہ الاسلامی وتاریخہ، طبع ۲، ص ۳۵۔

Banieʿīish, Muhammad, Aḥkām Ul Azrāb fi al fiqh al Islāmī wa tarīkhehi, p. 35.

8: ابوالحسن، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، داراحیاءالتراث العربی—بیروت،ج4/ص1877رقم الحدیث:1748باب فی فضل سعد بن ابی وقاص۔
Muslim bin Al Ḥajjāj Al Qushairi, Saḥiḥ Muslim, Dār Iḥya' al turath al Arabi, Beirut. vol.4, p.1877, Hadith No: 1748.

9: البغوی، معالم التنزیل دار طیبہ للنشر والتوزیع ج6/ص234۔
Al Baghawi, Maʿālim al Tanzīl, Dār Tayyibah lil Nashre wal Tawzīʿ , vol. 6, p.234.

10: عبدالعزیز بن محمد، من معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص83سطن۔
Abdul Aziz bin Muhammad, Min Muʿjazāt al-Nabī (S.A.W), p.3.

11: ابوالفداء، اسماعیل بن عمر بن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، داراحیاءالتراث العربی طبع اول1408ھ- 1988م،ج6/ص339۔
Abul Fida, Ismail bin Umar bin Kasīr, Al dimashqi, Al Bidāyah wal Nihāyah, Dār Iḥya' al Turath Al Arabi, 1408 A.H- 1988 A.D vol. 6, p. 339.

12: ایضاً، ج3/ص41۔
Ibid, vol.3, p. 41.

13: ایضاً، ج4/ص138۔
Ibid, vol. 4, p. 138.

14۔ بنیعیش، محمد، احکام الاضراب فی الفقہ الاسلامی وتاریخہ، طبع ۲، ص ۱۵۔
Banieʿīish, Muhammad, Aḥkām Ul Azrāb fi al fiqh al Islāmī wa tarīkhehi, p. 15.

15۔ ایضاً، ص ۳۳۔
Ibid, p.33.

16: سورۃ البقرۃ۔173
Sūrah Al Baqarah: 173

17: سورۃ النساء29
Sūrah Al Nisā': 29

18: مولانا ادریس کاندھلوی، حیاۃ الصحابۃ۔
Maulāna Idrees Kandihlawi, Ḥayāt Al Saḥaba.

19: سورۃ البقرہ۔173
Sūrah Al Baqarah: 173

20۔ محمد بن احمد، زھرۃ التفاسیر، ج ۱، ص ۵۱۰۔
Muhammad Bin Ahmad, Zahrat ul Tafāsīr, vol. 1, p. 510.

21: سورۃ البقرۃ۔195
Sūrah Al Baqarah: 195

22: سورۃ النساء۔29
Sūrah al Nisāʿ: 29

23: کشمیری، علامہ انور شاہ، العرف الشذی علی ہامش الترمذی، ابواب الطب ج ۲ ص ۲۔
Kashmirī, Allama Anwar Shah, Al ʿrf al Shazī, vol. 2, p. 2.

24: ابن تیمیہ، الفتاوی الکبری، ج ۳، ص ۳۳۱ مسئلۃ: المریض اذا قال لہ الطبیب۔
Ibne Taimiyah, Al Fatāwa Al Kubra, vol. 3, p. 331.

25: سورۃ النساء۔29

Sūrah al Nisā': 29

26: ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، البخاری۔ الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ، دار طوق النجاۃ ترقیم محمد فؤاد عبد الباقی) طبع اول، 1422ھ، ج7/ص139 رقم الحدیث: 5778۔

Muhammad bin Ismail, Al Bukhari, Saḥiḥ Al Bukhāri, Dār tawq al Najāt,1422 A.H, vol. 7, p.139, Hadith No. 5778.

27: ایضاً، ج4/ص170 رقم الحدیث: 6463۔

Ibid. vol. 4, p. 170, Hadith No: 6463.

28: النووی، محی الدین، المجموع شرح المھذب، ج۱، ص۳، باب مایجب بہ القصاص من الجنایات۔

Al Nawavī, Muḥe Uddin, Al Majmū' Sharḥ al Muhazab, vol. 1, p. 3.

29: سورۃ النساء۔ 29

Sūrah al Nisā': 29

30: عثمانی، شبیر احمد، تفسیر عثمانی، ج۳، ص۲۱۔

Usmāni, Shabīr Ahmad, Tafsīr Usmāni, vol. 3, p. 21.

31: بنیعیش، محمد، احکام الاضراب فی الفقہ الاسلامی وتاریخہ، ص75۔

Banie'īish, Muhammad, Aḥkām Ul Azrāb fi al fiqh al Islāmī wa tarīkhehi, p. 75.

32: سورۃ النساء۔ 29

Sūrah al Nisā': 29

33: سورۃ البقرۃ۔195

Sūrah al Baqarah: 195

34: سورۃ البقرۃ۔173

Sūrah al Baqarah: 173

35: صحیح البخاری، ج3/ص184 رقم الحدیث: 2697۔

Saḥiḥ al Bukhari, vol. 3, p. 84, Hadith No: 2697.

36: ابو داود سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داود، المکتبۃ العصریۃ، صیدا۔بیروت، ج4/ص44 رقم الحدیث: 4031۔

Abu Dawood, Sulaiman bin Ash'as, Al Sajistāni, Sunan Abi Dawood, Al Maktabah al 'sriyyah, Saida, Beirut, vol. 4, p. 44, Hadith No: 4031.

37: صحیح مسلم اردو، کتاب الصوم، باب النہی عن الوصال فی الصوم، ادارہ اسلامیات لاہور، 1428ھ اپریل 2007ء ج2/ص34۔

Saḥiḥ Muslim, vol. 2, p. 34, Idārah Islāmyāt, Lahore, 1428 A.H-April 2007.

38: بنیعیش، محمد، احکام الاضراب فی الفقہ الاسلامی وتاریخہ، ص75۔

Banie'īish, Muhammad, Aḥkām Ul Azrāb fi al fiqh al Islāmī wa tarīkhehi, p. 75.

39: سورۃ الفتح، 29۔

Sūrah Al Fatḥ:29

40: سورۃ التوبہ۔120

Sūrah al Tawbah: 120

41: بنیعیش، محمد، احکام الاضراب فی الفقہ الاسلامی وتاریخہ، ص185۔

Banie'īish, Muhammad, Aḥkām Ul Azrāb fi al fiqh al Islāmī wa tarīkhehi, p. 185.